© rasailojaraid.com

حالاتِ حاضرہ

سیاٹو کے قیام کا منصوبہ۔ نہر سویز کے تنازعہ کا فیصلہ

از
(جناب اسرار احمد صاحب آزاد ایڈیٹر جدوجہد دہلی)

جنیوا کانفرنس میں ہند چینی کے مسئلہ کے پُرامن فیصلہ نے، امن پسندانِ عالم کے اس دعویٰ کو ایک حقیقتِ ثابتہ بنا دیا ہے کہ قوموں کے باہمی اختلافات اور بین اقوامی تنازعات کو طے کرنے کا بہترین ذریعہ مذاکراتِ باہمی ہی ہو سکتا ہے اور فوجی گروہ بندیاں، جارحانہ معاہدات نیز جنگی تیاریاں بین اقوامی تعلقات کو خراب تر بناتی ہیں۔ لیکن جہاں تک مغربی اور خصوصاً امریکی جنگ بازوں کا تعلق ہے وہ اس حقیقت کو سمجھنا نہیں چاہتے اور آج جنیوا کانفرنس کی کامیابی کے باوجود وہ سرد جنگ کو ہوا دینے اور فوجی گروہوں کے قیام کے منصوبوں کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

گذشتہ چند ماہ سے مغربی جنگ باز جنوبی مغربی ایشیا کے تحفظ کے نام پر "سیاٹو" کی تنظیم کے جو منصوبے تیار کرتے رہے ہیں، توقع تھی کہ جنیوا میں ہند چینی کی جنگ بندی کے فیصلہ کے بعد اس منصوبہ کو ترک کر دیا جائے گا اور جنوبی مشرقی ایشیا کے دوسرے تنازعات کو بھی مذاکرات باہمی کے ذریعہ سے طے کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی مشرقی ایشیا کے دفاع اور "سیاٹو" کی تنظیم کے سلسلہ میں معاہدہ کرنے کے لئے ستمبر کے اوائل میں فلپائن میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ اور مسٹر ڈولز کی تجویز یہ ہے کہ ہند چینی کے غیر کمیونسٹ علاقہ نیز برما کو بھی اس معاہدہ میں شریک کیا جانا چاہیئے۔

یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ امریکہ کے موجودہ برسرِ اقتدار جنگ باز گروہ کی قیادت میں امریکہ کے یورپی اور ایشیائی حلیف اب تک جو فوجی گروہ بناتے رہے ہیں یا مستقبل میں جن گروہوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تنظیم کرنا چاہتے ہیں ان سب کا مقصد سوویت یونین اور عوامی چین کے جارحانہ اقدامات سے آزاد، قوموں کو محفوظ رکھنا بیان کیا جاتا ہے لیکن سوویت یونین اور عوامی چین کی پوری تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ یہ ملک کسی دوسرے ملک کے خلاف کوئی جارحانہ قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔ ان حالات میں امریکہ اور اس کے حلیف آزاد قوموں کے تحفظ کے نام پر جو کچھ کرتے رہے ہیں اور آئندہ کرنا چاہتے ہیں اس کا مطلب جنگی تیاریوں اور جنگ بازی کے لئے عذر لنگ، کی تلاش کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا اور ایشیا میں "سیاٹو" کے قیام کا نتیجہ اس خطۂ ارض کے باشندوں میں جنگ کے خطرہ کے احساس کے احیاء کی شکل ہی میں برآمد ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ بحرالکاہل کو ہمیشہ سے اپنی مقبوضہ جھیل تصور کرتا رہا ہے اور اس طرح امریکہ کے موجودہ حکمران بحرالکاہل کے ممالک کو اپنے زیرِ اقتدار رکھنے اور وہاں کے قدرتی وسائل سے نفع حاصل کرنے کو اپنا قدرتی اور پیدائشی حق سمجھتے ہیں اور اگرچہ انہیں اس بات کا کامل یقین ہے کہ سوویت یونین یا عوامی چین کسی ملک پر حملہ نہیں کریں گے لیکن وہ اس بات سے بھی بے خبر نہیں کہ ہر ملک کے عوام استعمار سے بیزار ہو چکے ہیں اور ہر ملک میں قومی آزادی کی تحریکات ابھرتی جا رہی ہیں اس لئے انہیں ان برائے نام آزاد مگر درحقیقت محکوم اور نیم محکوم ممالک پر اپنی مستعمرانہ گرفت کو جلد از جلد مضبوط بنا لینا چاہیئے اور کم از کم جنوبی مشرقی ایشیا میں "سیاٹو" کے قیام کے منصوبہ کا پس منظر یہی ہے۔

نہر سوئز کے سلسلہ میں برطانیہ اور مصر کے درمیان حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے اس نے ان دونوں ملکوں کے تعلقات کو ایک مرتبہ پھر بحال کر دیا ہے لیکن نہر سوئز کے تنازعہ کے فیصلہ نے بین اقوامی نوعیت کے چند مسائل بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ان میں سے اہم ترین مسئلہ مشرق وسطیٰ کی فوجی تنظیم کا ہے۔

گذشتہ سال جب مغربی جمہوریتوں کی طرف "میڈو" کے نام پر مشرقِ وسطیٰ کی فوجی تنظیم کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منصوبہ مرتب کیا گیا تھا تو مصر نے نہر سوئز کے قضیہ کے تصفیہ سے قبل اس تنظیم میں شریک ہونے سے انکار کر دیا تھا اور چونکہ آج عرب ممالک میں مصر کو قائد اور رہنما کی حیثیت حاصل ہے اس لئے بیشتر عرب ریاستوں نے مصر کی تقلید کی تھی اور اس وقت یہ منصوبہ کامیاب نہ ہوسکا تھا۔ حال ہی میں امریکہ اور پاکستان کے مابین عسکری امداد کا جو معاہدہ ہوا ہے اور اس کے بعد پاکستان اور جمہوریہ ترکی نے جو معاہدہ کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہی دونوں معاہدے مستقبل میں مشرق وسطیٰ کی فوجی تنظیم کی بنیاد ثابت ہوں گے۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ امریکہ اور برطانیہ مشرقِ وسطیٰ کی فوجی تنظیم کے جس منصوبہ کو براہ راست کامیاب اور مقبول نہیں بنا سکے تھے وہی منصوبہ پاکستان کے توسّل سے کامیاب بنایا جارہا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اگر نہر سوئز کے تنازعہ کے فیصلہ کے بعد بھی مصر اس تنظیم میں شرکت پر رضامند نہ ہوسکا تو تنظیم کا یہ منصوبہ کامیاب نہ ہوسکے گا۔

العلم والعلماء

یہ بہت بڑے امام حدیث علامہ ابن عبدالبر کی شہرۂ آفاق کتاب "جامع بیان العلم وفضلہ" کا نہایت نفیس ترجمہ ہے کتاب کے مترجم مشہور ادیب اور بے مثال مترجم عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی ہیں یہ ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ارشاد کی تعمیل میں کیا گیا تھا جو اب ندوۃ المصنفین سے شائع کیا گیا ہے

علم وفضیلتِ علم و علماء پر اس درجے کی کوئی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ صفحات ۳۰۰، بڑی تقطیع، کاغذ، کتابت، طباعت بہت بہت عمدہ قیمت چار روپے آٹھ آنے مجلد پانچ روپے آٹھ آنے

مینیجر:۔ مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

© rasailojaraid.com